امریکہ کی دستاویز حقوق سے بھی کیا ہے، اس تقابل سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ انسانی تجربات اور خسران میں مبتلا ہونے کے بعد جس منزل تک صدیوں میں پہنچا ہے، وحی الٰہی اس منزل تک انسانوں کو ایک لمحے میں پہنچا دیتی ہے۔جن انسانی دستاویزات کا ہم نے ذکر کیا ہے ان میں اقوام متحدہ کے حقوق انسانی کا بھی اضافہ کر لیجئے تب بھی خطبہء حجتہ الوداع مثالی انسانی کاوشوں سے بہت آگے ہے۔اس عالمی منشور میں وحدتِ آدم کی اساس کے ساتھ ساتھ مساوات وعدل کی بنیادیں بھی فراہم کی گئی ہیں، اور انسانی حقوق کے ساتھ ساتھ خطبہء حجتہ الوداع میں معاملات واخلاقیات کے ساتھ ساتھ عقائد وعبادات کی ایک دنیا بھی ملتی ہے، جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ صرف خشیت الٰہی اور انسانوں کا اللہ سے تعلق ہی انسانی حقوق کی مضبوط اور دائمی ضمانت ہے۔

خطبہء حجتہ الوداع کا یہ مستند متن اور اس کی توضیحات ایک عام مسلمان کی اسلام فہمی میں اضافے کا سبب بھی ہیں اور دوسری طرف حقوق انسانی کو صحیح تناظر میں دیکھنے کی ایک کوشش بھی ہے۔ہمیں یقین ہے کہ اس کتاب کی ہمارے علمی حلقوں کے علاوہ عام قارئین میں بھی پذیرائی ہوگی۔

نام کتاب: اسلام، پیغمبر اسلام ﷺ اور مستشرقین کا انداز فکر

مؤلف: ڈاکٹر عبدالقادر جیلانی

مرتب: آصف اکبر

صفحات: ۳۹۱

قیمت: ۲۵۰

تقسیم کار: کتاب سرائے، فرسٹ فلور، الحمد مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور

تبصرہ نگار: ڈاکٹر عبدالحی ابڑو (اسلام آباد)

مستشرقین کی اصطلاح ان اہل قلم کے لئے استعمال ہوتی ہے جن کا تعلق تو مغرب سے ہے، مگر ان کی علمی ومطالعاتی دلچسپیاں مشرق کی قوموں، تہذیبوں اور مذہبوں سے ہیں، اور گزشتہ کئی صدیوں اور بالخصوص انیسویں صدی کے بعد انہوں نے مشرق کے بارے میں مغربی زبانوں۔اطالوی، انگریزی، ڈچ، جرمن، فرانسیسی اور ہسپانوی وغیرہ، میں کمیت اور کیفیت ہر دو لحاظ سے قابل ذکر کام کیا ہے۔مستشرقین کا گروہ اپنے زاویہ نظر کے اعتبار سے کوئی باہم متجانس گروہ نہیں ہے۔اس میں ایسے اہل قلم شامل ہیں جو اول و آخر مسیحی ہیں اور پیشے کے اعتبار سے پادری ہیں۔انہوں نے مسیحیت کو مشرق میں فروغ دینے کے لئے اپنے

حریف، یعنی اسلام کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے اور وہ اسلام کی خوبیوں کو تسلیم کرنے کے لئے کسی صورت تیار نہیں، گو وقت کے ساتھ ان کے انداز اظہار میں زیادہ سختی اور مذمت کے بجائے الفاظ کی حد تک ملائمت آ گئی ہے۔ مستشرقین میں وہ لوگ بھی ہیں جو سرے سے کسی الہامی ہدایت کے قائل نہیں اور مذہب کو انسان کی تخلیق خیال کرتے ہیں۔ یہ لوگ اسلام کے لئے اگر نرم گوشہ نہیں رکھتے تو انہیں مسیحیت یا یہودیت سے بھی پیار نہیں۔ مستشرقین میں ایک چھوٹا سا وہ گروہ بھی ہے جو محض علمی لگن کے تحت اسلام کا مطالعہ کرتا ہے اور اس کی بے تعصبی کبھی کبھی اکا دکا مستشرقین کے حلقۂ اسلام میں داخل ہونے پر منتج ہوتی ہے۔

گزشتہ دواڑھائی صدیوں میں استشراق کی روایت مضبوط سے مضبوط تر ہوئی ہے اور مستشرقین میں سے بعض نے اسلام کے بارے میں مغربی دنیا کے مذہبی اور تہذیبی تعصبات، ان کی تاریخ اور اسباب پر روشنی ڈالی ہے اور اس سلسلے میں انہوں نے ماضی کے اپنے ہم پیشہ قلم کاروں کی غلطیوں کی نشاندہی کی ہے۔ اس سلسلے میں فلپ کے حتی، فارمن ڈینیل اور میکسم روڈنسن وغیرہ کی تحریریں قابل ذکر ہیں۔

برصغیر میں مسلم اہلِ دانش کو انیسویں صدی میں اپنے وقت کے بعض ان مستشرقین سے واسطہ پڑا تھا جو نو آبادیاتی مفادات کی خاطر اس خطے میں آئے تھے اور حساس مسلم اہل دانش نے ان کے خیالات، بلکہ غلط فہمیوں کے تدارک کے لئے اپنی سی کوششیں کی تھیں۔ سر سید احمد خان کے دینی افکار سے قطع نظر، سر ولیم مور کی ''دی لائف آف محمد'' کے جواب میں ان کی نامکمل تالیف ''الخطبات الاحمدیہ فی السیرۃ المحمدیہ'' اسی سلسلے کی ایک کڑی تھی۔ علامہ شبلی نعمانی نے جب ''سیرۃ النبی'' کی داغ بیل ڈالی تو ان کے پیش نظر وہ جملہ اعتراضات واشکالات بھی تھے جو مستشرقین کی جانب سے اسلام اور آقائے دوجہاں ﷺ کی حیات مطہرہ کے بارے میں سامنے آئے تھے اور انہوں نے سیرت پر لکھنے والے مستشرقین کی ایک طویل فہرست بھی کتاب کے دیباچے میں فراہم کردی تھی۔ وہ سیرت النبی لکھتے ہوئے ہی مستشرقین کے اعتراضات واشکالات یا غلط فہمیوں اور غلط بیانیوں کی تردید ہی نہ کرنا چاہتے تھے، بلکہ سیرۃ کی ایک جلد مستقل بالذات مستشرقین کے اعتراضات کے حوالے سے لکھنے کی خواہش بھی رکھتے تھے۔ ماضی قریب میں انگریزی زبان میں پروفیسر ظفر علی قریشی، ڈاکٹر جبل بابین اور پروفیسر مہر علی نے سر ولیم میور، ماگولیتھ اور منٹ گمری واٹ جیسے سیرت نگاروں کی تالیفات کا ناقدانہ جائزہ لیا ہے۔ اردو میں پروفیسر احسان الحق اور حال ہی میں پیر کرم شاہ نے اپنی تالیفات سیرت میں مستشرقین کی متعصبانہ کاوشوں پر نقد کیا ہے۔

مسلم اہل دانش کے اس کام میں تازہ ترین اضافہ ڈاکٹر عبدالقادر جیلانی (۱۹۲۶ء-۱۹۹۲ء)

کا تحقیقی مقالہ ہے جو انہوں نے ۱۹۸۶ء میں جامعہ کراچی میں ڈاکٹریٹ کی سند کے لئے لکھا تھا، جسے ڈاکٹر صاحب مرحوم کے لائق فرزند جناب آصف اکبر نے مناسب ترتیب و تدوین کے ساتھ ''اسلام، پیغمبر اسلام ﷺ اور مستشرقین مغرب کا اندازِ فکر'' کے عنوان سے پیش کیا ہے۔ مرحوم مقالہ نگار نے سترہویں سے انیسویں صدی تک کے ان مستشرقین کے افکار و خیالات کا جائزہ لیا ہے جو بنیادی طور پر اسلام مخالف ہیں اور اپنے مذہبی، تہذیبی اور نوآبادیاتی مفادات کے لئے اسلام اور مسلمانوں کے افکار کو ہدف بنائے ہوئے تھے۔ جناب مرتب کے الفاظ میں:

> اس مقالے میں مستشرقین مغرب کے (متعصبانہ) طرزِ عمل کو موضوع بنایا گیا ہے، تاکہ شکوک میں مبتلا اہل مغرب، مرعوبیت کے مارے مغربی تعلیم یافتہ مسلمان اور بے چارگی کے شکار مسلمان علما پر مستشرقین کی سوچ، ان کے مقصد اور طریق کار کو واضح کیا جا سکے اور یہ بات کھل کر سامنے آئے کہ مستشرقین کی تحریروں میں علم کی پیاس، حق کی تلاش اور پیشہ وارانہ دیانت داری کس حد تک عنقا ہے اور ان کے پھیلائے ہوئے شکوک و شبہات کی اصل کیا ہے۔

کتاب ان چھ ابواب میں منقسم ہے: ۱۔ مغرب کا پس منظر، ۲۔ ریاست اسلامیہ کی توسیع اور عہدِ وسطیٰ کا مغرب، ۳۔ مغرب کا ردِعمل، ۴۔ مستشرقین، ۵۔ سترہویں تا انیسویں صدی کا مشترکہ انداز، ۶۔ حاصل کلام۔

جناب مصنف نے پہلے تین ابواب میں تاریخی پس منظر میں مغرب اور ابھرتی ہوئی اسلامی ریاست کا تذکرہ کیا ہے اور اسلامی ریاست نے مغرب کی رومن ایمپائر اور اس کی مذہبی قیادت کے لئے جو نفسیاتی، مذہبی اور اقتصادی مسائل پیدا کئے ہیں، ان پر روشنی ڈالی ہے۔ اس پس منظر میں مغرب نے اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں جو متعصبانہ زاویۂ اختیار کیا، اسے پیش کرتے ہوئے دونوں کے درمیان تصادم اور ٹکراؤ کا ذکر کیا ہے۔

مؤلف نے انتہائی جزرسی سے مستشرقین کے اندازِ فکر کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ پیش کیا ہے اور استشراق کی تمام سلبی، تخریبی اور منفی کارروائیوں کے آغاز و ارتقا کو بڑے سلیقے اور فنی پختگی کے ساتھ سامنے لائے ہیں۔

مؤلف بنیادی طور پر انجینئر تھے۔ بڑی عمر میں انہوں نے بڑی محنت کے کام لے کر خدمت

دین کے جذبے سے پہلے اسلامیات میں ایم اے کیا اور پھر پی ایچ ڈی کے لئے زیر نظر اعلیٰ تحقیقی مقالہ تیار کیا۔ ان کے کاوش اور عرق ریزی کا تذکرہ ان کے صاحبزادے اور مرتب کتاب جناب آصف اکبر نے ''ڈاکٹر سید عبدالقادر جیلانی مرحوم: عزم و عمل کی داستان'' کے عنوان سے تمہیدی گفتگو میں کیا ہے، جنہوں نے مصنف کی وفات کے بعد ان کی تمنا کو پورا کرتے ہوئے کتاب کی ترتیب اور طباعت و اشاعت کی سعی کی ہے اور تمام مراحل کو احسن انداز سے تکمیل تک پہنچایا۔

کتاب کے مطالعے سے اسلام کے بارے میں مغرب کے ذہن اور مستشرقین کی چالوں کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ اس سے مسلم اہل علم کو تحریک ہوتی ہے کہ سنجیدگی سے مغرب کے اشکالات کا جائزہ لیا جائے اور الزامات کا دلیل سے رد کیا جائے۔ شاید اس طرح کم از کم معصوم اہل مغرب کو اپیل کی جا سکے اور تعصب و عنا اور ضد سے خالی اذہان کے شبہات کو رفع کیا جا سکے۔ بلاشبہ زیر نظر کتاب اس سلسلے کی عمدہ کاوش ہے۔ اکا دکا فنی کمزوریوں کی اس کے محاسن اور خوبیوں کے آگے کوئی وقعت نہیں۔ مرتب کتاب نے بھی عمدگی، سلیقے اور نفاست سے خود کتاب کی مشینی کتابت کی اور عمدہ طباعت، اعلیٰ کاغذ اور خوب صورت رنگین ٹائٹل اور جلد سے اس کے ظاہری حسن کو دو چند کر دیا، جس پر وہ بجا طور پر ہدیۂ تبریک کے لائق ہیں۔

نام کتاب: تعلیمات نبوی ﷺ اور آج کے زندہ مسائل

مؤلف: سید عزیز الرحمٰن

صفحات: ۴۰۰

قیمت: ۲۴۰

ناشر: القلم: فرحان ٹیرس، ناظم آباد نمبر ۲، کراچی۔ فون: 0300-2257355

ملنے کا پتہ: زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، کراچی

تبصرہ نگار: پروفیسر ڈاکٹر نثار احمد

زیر نظر کتاب، اس کے مؤلف جناب عزیز الرحمٰن صاحب کے ان مطبوعہ ایوارڈ یافتہ سات مقالات کا مجموعہ ہے جنہیں موصوف نے (۱۹۹۶ء تا ۲۰۰۴ء) وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان کے زیر اہتمام منعقدہ سالانہ قومی سیرت کانفرنسوں میں پیش کیا۔ چونکہ وزارت کی طرف سے سالانہ قومی کانفرنسوں کے مرکزی موضوع کا انتخاب وقت، حالات اور مسلم امہ کو درپیش مسائل کے حوالے سے کیا جاتا ہے، تاکہ تحقیقی موضوع کی مناسبت سے حضور اکرم ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے مستفید ہو کر قوم کی رہنمائی فرمائیں۔ اس